REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

خطبہ نمبر ۲۴۴

فی پرچہ ۱۳

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۹ فتح ۱۳۳۷ ھش ۔ ۹ دسمبر ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۲۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو معمول سے کہیں بڑھ کر کام کرنا ہوگا۔ اور بہت زیادہ وقت دینی امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہنا ہوگا۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو طاقت و ہمت عطا فرمائے۔ تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

سابق فوجیوں کو روزگار مہیا کرنے کے لئے چار نئے کارخانے قائم کرنے کی تجویز

برّی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ کا اعلان

ملتان ۸ دسمبر۔ برّی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کل ملتان میں سابق فوجیوں کی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ مغربی پاکستان میں حکومت شکر کا ایک نیا کارخانہ قائم کر رہی ہے۔ جس سے کم از کم چار ہزار فوجیوں کو روزگار ملے گا۔ اس کے علاوہ فوجیوں کی تعمیر نو کے فنڈ سے آٹا پیسنے کے دو کارخانے اور مٹی کے برتن بنانے کا ایک کارخانہ بھی قائم کیا جائے گا۔

کمانڈر انچیف نے سابق فوجیوں پر زور دیا۔ کہ وہ اپنے اور اپنے ملک کے مفاد کی خاطر بے غرضی سے کام کریں اور اپنی ذات پر خدمت کو فوقیت دینے کا ماٹو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ جنرل محمد موسیٰ نے کہا اگر آپ نے چھوٹے چھوٹے مقاصد کی خاطر رقابتوں اور تعصبات کو ہوا دی۔ تو آپ کے ساتھ آپ کا ملک بھی خسارے میں رہے گا۔

جنرل محمد موسیٰ نے فوجیوں کو یاد دلایا کہ ان کی فوری آبادکاری اور بحالی کا دارومدار ان کی مخلصانہ کوششوں پر ہے۔ جنرل موسیٰ نے سابق فوجیوں کو یقین دلایا۔ کہ ان کے معاملات پر جنرل ہیڈکوارٹر میں پوری توجہ دی جا رہی ہے۔ تاہم فوجیوں کو چاہیئے کہ وہ ہر معاملے میں فوج سے ہی امداد کی توقع نہ کیا کریں۔

عرب مارکیٹ قائم کرنے کا منصوبہ

قاہرہ ۸ دسمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وفد نے مشترکہ مارکیٹ کانفرنس میں ایک میمورنڈم پیش کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ عربوں کی مشترکہ مارکیٹ کا قیام پانچ سال کے عرصہ میں عرب قوموں کے مکمل اقتصادی اتحاد و یکجہتی کا ضامن ہوگا۔

اس دور میں عالمگیر جنگ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں ہے

لاہور ۸ دسمبر۔ برطانوی فضائیہ کے مارشل سر جان سلیسر نے آج پنجاب یونیورسٹی سینٹ ہال میں ایک منتخب اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس دور میں کسی عالمگیر جنگ کا امکان نہیں ہے۔ آپ نے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں کی موجودگی نے عالمگیر جنگ کو ایک قصہ پارینہ بنا دیا ہے۔ تاہم یہ بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی کہ آیا مستقبل میں جنگ کوریا کی طرز کی لڑائی چھڑ سکتی ہے یا نہیں۔ عین ممکن ہے کہ کبھی اس قسم کی کوئی جنگ چھڑ جائے۔ سر جان نے کامن ویلتھ پر زور دیا کہ وہ اقوام متحدہ کو اور موثر تنظیم بنائے تاکہ یہ محض بحث و تمحیص کا مرکز نہ رہے۔ سر جان نے یہ رائے ظاہر کی کہ اقوام متحدہ کی مستقل فوج کا قیام اس تنظیم کو موثر بنا دے گا۔ تاہم غیر اہم معاملات میں ایسی فوج استعمال نہیں ہونی چاہیئے۔

سر جان نے سیٹو جیسے علاقائی دفاعی معاہدوں کی حمایت کرتے ہوئے کہا بہتر ہوتا کہ کولمبو پلان سے وابستہ ممالک بھی معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا (سیٹو) کے رکن بن جاتے۔ آپ نے کہا کہ کامن ویلتھ کے ملکوں کو باہمی اختلافات کے باوجود اقتصادی معاملات میں ایک دوسرے کی امداد کرنی چاہیئے۔

پروفیسر احمد شاہ بخاری کو خراج عقیدت

نیویارک ۸ دسمبر۔ پروفیسر احمد شاہ بخاری کی نعش کو کل نیویارک سٹیٹ میں ڈیلیلا کے مقام پر کینسیکو کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس سے پہلے کل دو بجے بعد دوپہر پاکستان ہاؤس میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جہاں دو گھنٹہ کے لئے آپ کی میت آخری دیدار کے لئے رکھی گئی تھی۔ آپ کا تابوت پاکستانی پرچم میں لپٹا ہوا تھا۔ اور اس کے ایک طرف پاکستان اور دوسری جانب اقوام متحدہ کے پرچم تھے۔ نماز جنازہ نیویارک میں رہائش پذیر ایک مقتدر عرب خلیل عیسے نے پڑھائی جنازہ میں ہزاروں افراد

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اذان کے الفاظ کو صحیح تلفّظ کے ساتھ اور سمجھ کر ادا کرنا چاہیئے

ربوہ کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مکانات پیش کریں

جلسے پر آنے والے مہمانوں کی خدمت اور ان کے آرام کا خیال رکھنا بھاری ثواب کا موجب ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے ؎

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج میں

دو باتیں کہنی چاہتا ہوں

ایک بات تو مسجدوں کے متعلق ہے۔ اور ایک جلسہ سالانہ کے متعلق ہے آج صبح مجھے اذان کی آواز آئی۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ باوجود اسکے کہ میں نے قادیان میں ہی تاکید کرنی شروع کر دی تھی کہ محلہ والے مؤذنوں کو صحیح طور پر اذان کہنا سکھائیں۔ میری اس ہدایت پر عمل نہیں کیا گیا۔ قادیان میں یہ نقص تھا کہ مؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوئے "اَن" کے ساتھ نون کی آواز بھی نکالتے تھے۔ حالانکہ میں نے بتایا تھا کہ عربی زبان میں نون ساکن کے بعد "ل" آجائے۔ تو نون لام میں مدغم ہو جاتا ہے۔ اور لام کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ گویا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ میں اَن لا کی بجائے اَلّا کہا جائیگا آج صبح جو اذان میں نے سنی وہ اس مسجد (مبارک) کی تو نہیں تھی۔ کسی اور مسجد کی تھی۔ میں نے سنا کہ مؤذن نے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ میں "ان" کو بالکل ہی اڑا دیا۔ یعنے وہ اشہد لا الٰہ الا اللہ کہہ رہا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں محلوں کے جو پریذیڈنٹ ہیں۔ وہ اذانیں سنکر مؤذنوں کی اصلاح نہیں کرتے۔ مؤذن کے متعلق عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اسکی آواز اچھی ہو۔ یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ وہ عربی بھی جانتا ہے یا نہیں۔ آج صبح جس مؤذن کی آواز میں نے سنی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ اس کی آواز اچھی تھی۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ عربی سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔ یہ محلہ جات کے صدر صاحبان کا کام ہے۔ یا پھر علماء کا کام ہے کہ وہ محلوں میں پھر پھر کر مؤذنوں کی اذانیں درست کریں۔ بے شک اذان کی اصل غرض نمازوں کی طرف لوگوں کو توجہ دلانا ہے۔ لیکن توجہ تو کسی ڈھول کے ذریعہ بھی دلائی جا سکتی تھی۔ اگر اس غرض کے لئے کچھ الفاظ رکھے گئے ہیں تو

آخر اسکے کچھ معنے ہیں

اگر مؤذن ان الفاظ کو صحیح طور پر بولے گا تو ان کے صحیح معنے بھی سمجھے جائیں گے۔ اور اگر وہ غلط طور پر بولے گا۔ تو ان کے معنے بھی سمجھ میں نہیں آئیں گے۔ درحقیقت اذان کو عربی میں اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ لوگوں کو عربی زبان سیکھنے کی طرف کچھ نہ کچھ توجہ پیدا ہوتی رہے۔ اگر ڈھول بجتا۔ تو لوگوں کو عربی زبان سیکھنے کی طرف کوئی توجہ پیدا نہ ہوتی۔ لیکن ہماری شریعت نے اذان عربی میں رکھ دی ہے۔ نماز میں بھی عربی عبارتیں رکھ دی ہیں۔ اسی طرح

قرآن مجید کی سورتیں

اور کچھ آیات نماز میں ضروری قرار دے دی ہیں۔ اس طرح یہ تدبیر کی گئی ہے کہ لوگوں کو عربی زبان سے کچھ نہ کچھ واقفیت پیدا ہو جائے۔ اور لوگ مجبور ہوں کہ وہ عربی سیکھیں۔ اس حکمت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پنجاب کے ایک بڑے افسر نے ایک دفعہ یہ تحریک شروع کر دی تھی۔ کہ نماز پنجابی زبان میں پڑھانی چاہیئے تاکہ لوگ سمجھ سکیں کہ نماز میں کیا کہا جا رہا ہے۔ چنانچہ ایک عید کے موقعہ پر لوگوں نے اسے نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کر دیا۔ پہلے تو اس نے کہا میں مولوی نہیں۔ کسی مولوی کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کرو۔ لیکن

جب لوگوں نے مجبور کیا

تو وہ کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے کہا۔ "اللہ بڑا وڈا ہے"۔ پھر کہنے لگا۔ "ساریاں تعریفاں ہیں اللہ دیاں جیہڑا پالنہار ہے ساری دنیا دا"۔ اس طرح اس نے ساری سورۂ فاتحہ کا پنجابی زبان میں ترجمہ کر دیا۔ بعد میں لوگوں نے شور مچا دیا۔ کہ تم نے ہماری نماز خراب کر دی ہے۔ اس نے کہا میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ کسی مولوی کو نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کرو۔ اگر تم نے مجھے کھڑا کیا ہے تو میں نے تو اسی زبان میں نماز پڑھانی تھی۔ جسے تم سمجھتے تھے۔ اگر میں سورۂ فاتحہ عربی میں پڑھ دیتا۔ تو اسے کون سمجھتا۔ پھر سنا کہ وہ لنڈن گیا۔ تو وہاں بھی اس نے یہی کام کیا۔ اور اس پر اخبارات میں بہت شور اٹھا۔ لیکن

اس نے یہی جواب دیا

کہ میں تو اسی زبان میں نماز پڑھاؤں گا جسے مقتدی سمجھتے ہوں۔ یہ تو اس کی غلطی تھی۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اذان اور نماز کے عربی الفاظ کو اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ لیکن ان کو عربی زبان میں رکھنے میں یہی حکمت ہے۔ کہ لوگ عربی زبان سیکھنے کی طرف توجہ کریں۔ اور اس کی کچھ شد بد حاصل کر لیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیوں میں

ایک خاصی تعداد

ایسے افراد کی ہے جو اذان سورۂ فاتحہ اور قرآن کریم کی بعض دوسری چھوٹی چھوٹی سورتوں کے معنے جانتے ہیں۔ اور بعض لکھے پڑھے لوگ اگرچہ عربی زبان نہیں جانتے مگر تفسیریں پڑھ پڑھ کے انہوں نے قریباً سارے

قرآن کے معنے

سیکھ لئے ہیں۔ وہ یہ بحث تو نہیں کر سکتے کہ کسی لفظ کے کسی خاص مقام پر رکھنے میں کیا حکمت ہے۔ مگر وہ اس کا مطلب سمجھنے لگ گئے ہیں۔ مگر یہ حکمت اسی صورت میں قائم رہ سکتی

جب اذانوں کو درست کیا جا سکے اور نمازوں کو درست کیا جائے۔ نماز پڑھانے پر تو کسی عالم کو مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن محلہ کا پریذیڈنٹ بھی ایسے شخص کو ہی مقرر کرنا چاہیئے جسے

عربی زبان سے کچھ نہ کچھ واقفیت ہو

یا وہ کم از کم نماز اور قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ کیونکہ تلاوت کرتے وقت دل میں تبھی جوش پیدا ہو سکتا ہے جب انسان کو پتہ ہو کہ جو آیت میں پڑھ رہا ہوں اس کے یہ معنے ہیں۔ اگر وہ آیت کے معنے نہ جانتا ہو۔ اور صرف یہی سمجھتا ہو۔ کہ میں کوئی منتر پڑھ رہا ہوں تو اس کے دل میں جوش پیدا نہیں ہوگا۔ مثلاً ایک شخص اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کہتا ہے تو وہ اس آیت کو اسی وقت جوش اور اخلاص سے پڑھے گا جب اسے معلوم ہوگا کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ "اے خدا میں تیری ہی مدد مانگتا ہوں۔" اور جب وہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہے گا تو اس کے دل میں

اسی وقت جوش پیدا ہوگا

جب وہ اس آیت کے معنے جانتا ہوگا۔ اور وہ سمجھتا ہوگا۔ کہ اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ اے اللہ تو مجھے سیدھا رستہ دکھا۔ اگر وہ صرف یہی سمجھتا ہو کہ اِھْدِنَا عربی کا ایک لفظ ہے۔ "صراط" عربی کا ایک لفظ ہے "مستقیم" عربی کا ایک لفظ ہے۔ تو اس میں جوش پیدا نہیں ہوگا۔ پس میری

پہلی نصیحت

تو یہ ہے کہ اذانوں اور نمازوں کو صحیح طور پر سمجھنے کی عادت ڈالو۔ اور مؤذنوں کو اذان کے الفاظ کا صحیح تلفظ بتاؤ۔ تاکہ ان کے اندر بھی یہ احساس پیدا ہو کہ ہمیں کچھ نہ کچھ عربی زبان سے مس پیدا کرنا چاہیئے۔ مؤذن کا کام اذان دینا ہے۔ اس لئے اسے کم از کم اذان کے معنے تو آنے چاہئیں۔ اور

اذان کے الفاظ کا صحیح تلفظ

بھی آنا چاہیئے۔ جب وہ اذان کا صحیح تلفظ سیکھ لے گا۔ تو پھر اسے جرأت پیدا ہوگی اور وہ نماز اور اذان کے الفاظ کے صحیح معنے بھی سیکھنے کی کوشش کرے گا۔ اور پھر قرآن کریم کی بعض سورتوں کا بھی ترجمہ سیکھ لے گا۔ یہاں تک کہ وہ اچھا خاصا مؤذن بلکہ امام بن جائے گا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ باقی قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس طرح وہ ایک واعظ اور ناصح بن جائے گا۔ اور پھر ترقی کرتے کرتے جماعت کا ایک سچا لیڈر بن جائے گا۔

جن لوگوں میں جوش ہوتا ہے وہ اس غرض کے لئے قسم قسم کی تدبیریں کرتے ہیں کہ کسی طرح صداقت لوگوں تک پہنچ جائے۔

ہمارے ایک احمدی دوست

میاں شیر محمد صاحب ہوا کرتے تھے جو پھگواڑہ ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ وہ اکہ چلایا کرتے تھے۔ اور بالکل ان پڑھ تھے۔ لیکن باقاعدہ الحکم منگوایا کرتے تھے۔ اور بیسیوں افراد ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان کا طریق تھا کہ اخبار جیب میں ڈال لیا اور اکہ چلا کر روانہ ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد اخبار جیب میں سے نکالا اور سواریوں میں سے کسی پڑھے لکھے آدمی سے کہا آپ پڑھے ہوئے ہیں۔ میں ان پڑھ ہوں۔ آپ مجھے سنائیں کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ چنانچہ وہ شخص اخبار پڑھتے جانا اور انہوں نے سنتے جانا۔ اسی طرح اخبار پڑھا پڑھا کر انہوں نے کئی افراد احمدیت میں داخل کر لئے۔ جب سواریوں نے اڈہ پر اترنے لگنا تو انہوں نے کہنا۔ بابا جی آپ ہمیں پھر بھی ملیں۔ اس اخبار میں تو بڑی اچھی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ چنانچہ میاں شیر محمد صاحب نے ان سے ملنے کے لئے جانا۔ اور جو جو باتیں وہ پوچھتے ان کے وہ جوابات دیتے۔ اور

سلسلہ کا لٹریچر

بھی منگوا کر دیتے۔ اسی طرح کئی لوگ ان کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ اگر ایک ان پڑھ آدمی یہ کام کر سکتا ہے تو ایک پڑھا لکھا آدمی کیوں ترقی نہیں کر سکتا۔

پس اپنے اندر اذان اور نماز کی رغبت پیدا کرو۔ اور ان کی عظمت دلوں میں قائم کرو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اذان معمولی چیز ہے۔ حالانکہ تاریخ میں

حضرت عمرؓ کا ایک قول

آتا ہے کہ اگر خلافت کا کام میرے سپرد نہ ہوتا تو میں مؤذن کا کام کرتا۔ تو دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ثانی اذان کو اتنی اہمیت دیتے ہیں۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ اگر خلافت کا کام میرے سپرد نہ ہوتا تو میں اذان دینے کا کام اپنے ذمہ لیتا۔ گویا انہوں نے اذان کو دوسری خلافت قرار دیا ہے۔ تو

اذان کوئی معمولی چیز نہیں

جماعت کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور مؤذنوں کی اذانوں کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ تاکہ اس کے ذریعہ نماز اور قرآن کی طرف توجہ ہو۔ اور لوگوں میں عربی زبان سیکھنے کا شوق پیدا ہو۔

دوسری بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضرت عباسؓ جو آپ کے چچا تھے۔ پیچھے مکہ میں ہی رہ گئے۔ مکہ میں حضرت عباسؓ کا کام سقایۃ الحاج یعنی حاجیوں کو پانی پلانا تھا۔ ایک دفعہ ان کی حضرت علیؓ سے بحث ہو گئی تو حضرت علیؓ نے فرمایا۔ ہم نے ہجرت کی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ مگر آپ تو پیچھے رہے۔ حضرت عباسؓ نے کہا۔ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ ہم مکہ میں رہے اور ہم نے حاجیوں کو پانی پلایا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ حاجیوں کو پانی پلانا بھی جہاد سے کم نیکی نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے حضرت علیؓ کے قول کو ترجیح دی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جہاد فی سبیل اللہ حاجیوں کو پانی پلانے سے زیادہ اہم ہے۔ حضرت عباسؓ نے پرانے خیالات کے ماتحت یہ بات بیان کر دی تھی۔ حالانکہ

اصل بات یہ تھی

کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں مکہ میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ سقایۃ الحاج تو ایک ضمنی بات تھی۔ اگر وہ کہتے کہ مجھے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں رہنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں مکہ میں ٹھہر گیا۔ تو ان کا جواب بہت وزنی ہوتا۔ مگر عربوں میں چونکہ سقایۃ الحاج کا کام بڑا اہم سمجھا جاتا تھا۔ اور وہ سمجھتے تھے کہ اس کام کی وجہ سے وہ مکہ کے رئیس ہیں۔ اور مکہ کی ریاست سارے عرب کی ریاست سمجھی جاتی تھی۔ اسلئے

حضرت عباسؓ

نے یہ جواب دیدیا۔ حضرت عباسؓ کو مکہ میں ٹھہرانے کی ضرورت یہ تھی کہ مکہ میں کئی صحابہ کے بیوی بچے رہتے تھے۔ اور حضرت عباسؓ چونکہ مکہ کے سرداروں میں سے تھے۔ اس لئے ان کے اثر کی وجہ سے ان کی حفاظت ہوتی رہتی تھی۔ اور کفار زیادہ شرارتیں نہیں کر سکتے تھے۔ دوسرے حضرت عباسؓ کی ابوسفیان سے بڑی دوستی تھی جو مکہ کے مانے ہوئے سردار تھے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو یہ حکم دیا کہ وہ مکہ میں ہی رہیں۔

فتح مکہ کے قریب حضرت عباسؓ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ اب تو مکہ میں میری ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب تو مجھے ہجرت کی اجازت دے دیں۔ اس پر آپ نے اجازت دے دی۔ اور فرمایا۔ یہ آخری ہجرت ہے۔ اس کے بعد اور کوئی ہجرت نہیں ہوگی۔ پس

سقایۃ الحاج بڑی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے

مگر اس کا درجہ جہاد کے بعد رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں سقایۃ الحاج اور جہاد دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے تھے۔ اس زمانہ میں جہاد بالسیف تھا۔ اور مکہ میں رہ کر انسان مکہ والوں سے لڑ نہیں سکتا تھا۔ لیکن اب جہاد بالسیف کی بجائے جہاد باللسان ہے۔ یعنی لوگوں کو ہدایت اور صداقت پہنچانا اور انہیں اسلام کی تبلیغ کرنا۔ اسلئے اب سقایۃ الحاج اور جہاد دونو چیزیں اکٹھی ہو سکتی ہیں۔ بلکہ

ہمارے جلسہ سالانہ کے دنوں میں

سقایہ تو الگ رہا کھانا کھلانے کا فرض بھی آجاتا ہے۔ چنانچہ ربوہ کے رہنے والے باہر سے آنے والوں کو ان دنوں پانی بھی پلاتے ہیں اور کھانا بھی کھلاتے ہیں۔ اور پھر وہ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ اردگرد کے علاقہ میں جا کر دوسرے لوگوں کو سلسلہ سے روشناس کریں۔ انہیں سمجھائیں اور بتائیں کہ احمدیت کے متعلق لوگوں کو جو یہ غلط فہمیاں ہیں وہ کیوں ہیں۔

حقیقت یہ ہے

کہ جو لوگ احمدیت کے مخالف ہیں وہ صرف اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ انہیں بعض لوگوں نے احمدیت کے متعلق غلط باتیں پہنچا دی ہیں۔ ورنہ جو لوگ ہمارا لٹریچر پڑھ لیتے ہیں ان کی تمام غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں۔ مجھے یاد ہے پچھلے سال کچھ وکلاء لائلپور سے مجھے ملنے کے لئے آئے ان میں سے کسی شخص نے ایک سوال کیا تو انہی میں سے ایک دوسرا شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ تم غلطی کرتے ہو تم نے مرزا صاحب کی کتابیں نہیں پڑھیں۔ اگر تم پڑھتے تو تمہیں معلوم ہوتا کہ مرزا صاحب نے جہاد کو ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے صرف یہ کہا ہے کہ میں اسے عارضی طور پر ملتوی کرتا ہوں کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کے خلاف تلوار نہیں چل رہی۔ گویا مرزا صاحب

نے

جہاد کو منسوخ نہیں کیا

بلکہ ایک وقت تک اسے ملتوی قرار دیا ہے۔ اگر اب پھر کفار اسلام قبول کرنے سے تلوار کے زور سے روکنے لگ جائیں اور جہاد کی شرائط پوری ہو جائیں۔ تو پھر جہاد بالسیف شروع ہو جائے گا تو دیکھو ایک غیر احمدی دوست نے خود اس سوال کا جواب دے دیا۔ کہ جہاد کو منسوخ کرنے کا اعتراض درست نہیں۔ مرزا صاحب کی کتب موجود ہیں۔ ان کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاد ایک وقت تک کے لئے ملتوی ہے۔ منسوخ نہیں کیا گیا۔ تو ہمارے لئے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں دو راستے کھول دئے ہیں۔ ہم باہر سے آنیوالے مہمانوں کی خدمت بھی کر سکتے ہیں۔ اور جہاد باللسان بھی کر سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ پر آنے والے

کسی ذاتی غرض اور منفعت کی بناء پر یہ سفر نہیں کرتے۔ بلکہ محض خدا تعالیٰ کی خاطر کرتے ہیں اور ایک نیک مقصود ان کے ذہن میں ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص خدا اور اس کے رسول کے لئے ہجرت کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں خدا اور اس کا رسول اسے مل جاتا ہے۔ اور کوئی شخص بیوی کے لئے ہجرت کرتا ہے اور اسے بیوی مل جاتی ہے۔ مگر یہ دونو برابر نہیں ہو سکتے۔

جس قسم کی کسی کی نیت ہوگی

ویسی ہی اس کی ہجرت ہوگی۔ جو لوگ یہاں جلسہ سالانہ پر اس لئے آتے ہیں کہ وہ خدا اور اس کے رسول کی باتیں سنیں۔ قرآن کریم کی باتیں سنیں اور اسلام کی باتیں سنیں انہیں ایک ایسے شخص کا ثواب ملتا ہے جو اپنے وطن اور بیوی بچوں کو محض اس لئے چھوڑتا ہے کہ وہ خدا کی باتیں سنے۔ اور جو شخص انہیں پانی پلاتا ہے۔ کھانا کھلاتا ہے اور ان کے آرام کے لئے اپنا مکان دیتا ہے۔ وہ بھی بڑے بھاری ثواب کا مستحق ہوتا ہے پچھلے سال یہ شکایت پیدا ہوئی تھی کہ یہاں کے رہنے والوں نے

مہمانوں کیلئے بہت کم مکانات دئے تھے

جس کی وجہ سے مہمانوں کو تکلیف ہوئی میں امید کرتا ہوں کہ اس سال دوست اس بات کا خاص خیال رکھیں گے۔ چند دن کیلئے تکلیف اٹھانا بڑی بات نہیں اگر کسی گھر میں دس پندرہ افراد کا بھی کنبہ رہتا ہو۔ تو وہ زمین پر سو کر چند دن کے لئے ایک کمرہ میں گذارہ کر سکتے ہیں۔ باقی کمرے وہ مہمانوں کو دے سکتے ہیں جلسہ سالانہ کے افسروں کا کام ہے کہ ان گھروں میں قناتیں لگاکر پردہ کا انتظام کر دیں۔ تا کہ گھر والوں کو تکلیف نہ ہو۔ پہلے مجھے ہر سال جلسہ سے پہلے یہ رپورٹ آجاتی تھی۔ کہ کتنے مکان جلسہ کے لئے ملے ہیں اور کتنے معاون اور خدمتگار میسر آئے ہیں۔ یہ رپورٹ مجھے جلسہ سالانہ کا نائب افسر دیا کرتا تھا۔ لیکن اس سال اس نے مجھے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ حالانکہ اصل نگران خدا تعالےٰ نے مجھے مقرر کیا ہے۔ چاہیئے تھا کہ نائب افسر مجھے یہ رپورٹ دیتا کہ اس وقت تک

مہمانوں کے لئے کتنے مکانات ملے

ہیں اور کتنے والنٹیرز مل گئے ہیں۔ بلکہ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ چونکہ اب مہمان زیادہ تعداد میں آتے ہیں اور ربوہ کی آبادی کم ہے۔ اس لئے باہر کی جماعتوں کو والنٹیرز مہیا کرنے کی تحریک کی جائے۔ بہر حال جلسہ سے کافی دیر پہلے میرے پاس یہ رپورٹ آنی چاہیئے تھی کہ جلسہ کے مہمانوں کے لئے کس قدر مکانات مل گئے ہیں۔ اور کس قدر والنٹیرز ملے ہیں تا کہ اگر کوئی کمی ہو تو میں اس کے پورا کرنے کے لئے لوگوں کو تحریک کروں یہاں کے رہنے والے ایماندار اور مخلص ہیں اگر انہیں یہ بتایا جائے۔ کہ

خدا تعالےٰ کے مہمانوں کیلئے

جگہ نہیں۔ تو وہ اسباب کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے۔ کہ وہ خود درختوں کے نیچے سو جائیں اور مکان مہمانوں کے لئے خالی کر دیں ان کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ وہ قربانی نہیں کریں گے۔ بدظنی ہے۔ وہ اس وقت تک قربانی میں سستی کرتے ہیں۔ جب تک کہ حقیقت ان پر ظاہر نہیں ہو جاتی جب ان پر حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے تو وہ

بڑی سے بڑی قربانی

کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہیں پس افسر جلسہ سالانہ کا کام ہے کہ مجھے مفصل رپورٹ دے تا کہ میں وقت پر اس کی مدد کر سکوں۔ اور وقت سے پہلے لوگوں کو متنبہ کر سکوں۔

دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر اور قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کریم کے لئے غیر ممالک میں مبلغین و مجاہدین کے بھجوانے۔ مساجد کے تعمیر کرانے اور قرآن مجید کے تراجم کے چھپوانے کا جو عظیم کام جاری کر رکھا ہے یہ ایسی مہمات دینیہ ہیں کہ ان کے لئے ہر سچے احمدی کو اپنے پاکیزہ اموال میں سے ایک خاص حصہ قربان کرنا ہوگا تب جاکر خدا کے فضل سے یہ مہم سر ہوگی مگر کچھ ایسے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے اپنے اموال کا کوئی حصہ دینی اور جماعتی ضروریات کے لئے صرف کیا۔ تو انہیں تنگی کا سامنا ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سب توہمات ہیں اور اپنے خالق و مالک پر بدظنی۔ سچے اخلاص سے دنیا کے لئے مالی قربان کرنے والا برکت میں برکت پاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی رہ جائیگی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالےٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش سے کام لیں کہ یہی وقت خدمتگزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس دن میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کی اشاعت اور استحکام کے لئے جنہوں نے اس وقت حضور کی خدمت میں چند پیسے بھی دئے ان کا ذکر خیر حضور علیہ السلام کی کتب مبارکہ میں پایا جاتا ہے اور بسا اوقات حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش ہم حضور کے زمانہ میں ہوتے تو ہم بھی یہ خدمت کرکے حضور کی دعائیں لیتے۔ ایسے بھائیوں کے لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ آج جو خدا کے مسیح کے خلیفہ برحق کی آواز پر لبیک کہنے سے گھبرائیں گے اور آگے بڑھ کر اس وقت خدمت اسلام میں اپنے اموال نہیں دیں گے وقت آتا ہے کہ وہ ترسیں گے اور حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہم خدا کے مسیح کے خلیفہ کی آواز پہ لبیک کہہ کر اپنے اموال پیش کرتے تو ہمارا بھی ذکر خیر ہوتا اور موعود خلیفہ اور مصلح موعود کی دعاؤں سے حصہ لیتے۔ پس اس وقت کو مبارک سمجھو اور اس وقت خدمت اسلام اور اشاعت قرآن کریم کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوکر اپنے لئے برکتوں کے حصول کا انتظام کرلو۔ وہ وقت آتا ہے کہ سونے کا پہاڑ بھی پیش کروگے۔ تو آج کے پیسہ کے برابر نہ سمجھا جائے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

مصباح کشیدہ کاری و خانہ داری نمبر

یہ نمبر چھپ رہا ہے حسب اعلان سابق دس دسمبر تک خریداران کی خدمت میں بھجوانا شروع کیا جائیگا انشاء اللہ یہ نمبر بھجوانے کے لئے جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ مندرجہ ذیل طریق اختیار کیا جائیگا

تمام خریداروں کو ضرور مل جائے اس خیال سے یہ نمبر بصورت وی پی بھجوایا جائیگا۔ پاکستان کے مستقل خریداروں کو عہ مع ڈاک خرچ الگ وی پی کیا جائیگا۔ بیرون پاکستان کے خریداروں کو یہ نمبر اس وقت بھجوایا جائیگا۔ جبکہ ان کی طرف سے عہ کی رقم دفتر مصباح میں وصول ہو جائیگی۔ جو احباب کشیدہ کاری نمبر سے مصباح کی سال بھر کے لئے خریداری قبول فرمائیں گے۔ ان سے سالانہ چندہ صرف چھ روپیہ وصول کیا جائیگا۔ صرف کشیدہ کاری نمبر کی قیمت عہ روپے ہے۔ بصورت وی پی ڈاک خرچ سمیت دفتر سے عہ کا وی پی کیا جائے گا۔

بعض خریداروں نے لکھا ہے کہ مستقل خریداروں کو یہ نمبر عام ریٹ پر ہی دیا جائے ادارہ کیلئے ایسا کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ دوہرے اخراجات کی وصولی کی پھر کیا صورت ہو۔ نیز رسالے اپنے خاص نمبروں کے متعلق یہی طریق اختیار کرتے ہیں۔ ہم نے کوئی نیا طریق اختیار نہیں کیا۔

اس کے باوجود یہ نمبر بلحاظ افادیت بہترین مضامین کا حامل ہے۔ اس میں گھریلو سجاوٹ اور خانہ داری کے متعلق ایسے اہم مضامین درج کئے گئے ہیں جن کی موجودگی میں عہ قیمت بالکل کوڑی

مولوی رحمت علی صاحب مرحومؓ

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب فاضل مبلغ سنگاپور)

(۲)

انڈونیشیا میں پگڑی پہننے کا رواج نہیں۔ لیکن مولانا صاحب اور خاکسار ہمیشہ پگڑی استعمال کرتے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس کا پہلا فائدہ تو یہ تھا کہ جو شخص بھی ہمیں دیکھتا وہ یہ خیال کرتا کہ یہ نئے آدمی ہیں۔ اس طرح کئی دفعہ گفتگو کا موقعہ مل جاتا۔

دوسرا فائدہ یہ تھا کہ دوسرے لوگوں کو یہ خیال ہوتا کہ یہ لوگ نقال نہیں۔ مکرم مولوی صاحب کا دلائل کی برکت سے اتنا رعب تھا کہ علماء مولانا صاحب کو دیکھ کر ڈر جاتے اور کئی لوگ یہ کہتے کہ مولوی رحمت علی صاحب کی پگڑی کے اوپر کے شملے میں جادو بھرا ہے۔

ایک بات جو میں نے مولانا صاحب مرحوم کی دیکھی وہ یہ تھی کہ قرآن مجید ہمیشہ ساتھ رکھتے۔ چھوٹی سی حمائل شریف تھی۔ سیاہ رنگ کی جلد بندھی ہوئی تھی۔ اور اس پر چند آیات نوٹ کی ہوئی تھیں جب کسی سے گفتگو شروع ہوتی اور آیت پیش کرتے تو مدمقابل کے پوچھنے پر فوراً نکال کر اسے دکھا دیتے۔ اس لئے بعض لوگوں کو خیال ہوا کہ مولانا صاحب حافظ قرآن ہیں۔ اسی خیال کے مدنظر مجھے بھی نصیحت فرماتے کہ قرآن مجید ہمیشہ اپنے ساتھ رکھا کرو۔ چنانچہ میں نے اس نصیحت سے بہت فائدہ اٹھایا ہے

مولانا صاحب کے تعلقات ہر قسم کے لوگوں سے تھے۔ مسلمان کیا ہندو اور عیسائی کیا اور دہریہ کیا سب کو دوست بنا رکھا تھا۔ ایک دفعہ ایک بدنام سا شخص بازار میں آپ کے ساتھ ہو لیا اور مولانا صاحب سے دوستانہ گفتگو کرتا رہا۔ میں نوجوان تھا اور تھا بھی ناتجربہ کار۔ اس آدمی کے چلے جانے کے بعد میں نے مولانا صاحب سے کہا کہ آپ ایک پاک سلسلہ کے ممبر ہیں۔ اور پھر مبلغ۔ لیکن آپ ایک ایسے بدنام آدمی سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں اور پھر بازار میں اس کے ساتھ چلتے پھرتے ہیں۔ کہنے لگے

”او تینوں کی پتہ اے۔ ایہہ تے میری بڑی مدد کردا اے“

تجھے نہیں کیا علم یہ شخص تو میری بڑی مدد کرتا ہے۔ پھر مجھے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ مبلغ ایک ڈاکٹر کی حیثیت رکھتا ہے اسے زیادہ تر بیماروں سے واسطہ پڑتا ہے۔ جو بھی اس کے پاس آئے اسے اس کا علاج کرنا پڑتا ہے۔ جب تک مبلغ ایسا نہ ہو وہ مخلوق خدا اسے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

اس نصیحت کا بھی مجھ پر اتنا اثر ہوا کہ میرا نظریہ بدل گیا۔ اور اس نظریہ کی تبدیلی میرے لئے بہت مفید ثابت ہوئی

چونکہ سلسلہ عالیہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ہے اس لئے نیک نیت کارکنوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ پاڈنگ کے ایک درزی دوست نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ مولانا رحمت علی صاحب اس کی دوکان پر ایک عیسائی سے تبادلہ خیالات کر رہے تھے کہ موسلادھار بارش شروع ہو گئی۔ اور اس علاقہ میں جب ایسی بارش شروع ہو تو گھنٹوں برستی چلی جاتی ہے۔ پادری نے للکار کر کہا کہ اگر تمہارا مذہب اسلام سچا ہے اور عیسائیت سچی نہیں تو ذرا اپنے خدا سے کہو کہ اس موسلادھار بارش کو بند کر دے۔

اس کا یہ مطالبہ کرنا تھا کہ مولانا صاحب نے کہا کہ ”اے بارش خدا کے حکم سے تھم جا۔ اور اپنے زندہ اور سچے خدا کا ثبوت دے“ راوی کہتا ہے کہ چند منٹ میں ہی وہ بارش ختم ہو گئی

مکرم مولوی صاحب پاڈنگ میں ایک مخلص دوست داؤد کے گھر رہتے ہو پاسر مسکین میں واقعہ تھا۔ ان علاقوں کے مکانات عموماً لکڑی کے بنے ہوتے ہیں۔ اس محلہ میں اتفاقاً آگ لگ گئی اور تمام مکانات کو راکھ کرتی ہوئی مولانا صاحب کے مکان کے قریب تک پہنچ گئی اور اس کے شعلے مولانا صاحب کے مکان کے چھجے تک پہنچ رہے تھے (چنانچہ میں نے شعلوں کے سیاہ نشان خود دیکھے ہیں) لیکن مولانا صاحب کہہ رہے تھے کہ یہ مکان مسیح موعود کے ایک مرید کا مسکن ہے۔ آگ اسے نہیں چھوئے گی۔ لوگ آگ کو بھی دیکھ رہے تھے۔ اور مولانا صاحب کی بات بھی یاد کر رہے تھے کہ اچانک موسلادھار بارش آئی اور آگ کو ٹھنڈا کر کے گذر گئی۔ اور اسے اجازت نہ ہوئی کہ اس مکان کو لگے۔ وہ مکان آج تک محفوظ ہے۔ اور جب ہم اکٹھے اس میں بیٹھتے تو اس واقعہ کا ذکر آ جاتا۔

ایک دفعہ آپ کو گفتگو کے لئے بلایا گیا خیال تھا کہ مباحثہ ہو گا۔ ادھر مولوی صاحب کے ران کے نیچے حصے میں ایک بہت بڑا پھوڑا نکلا ہوا تھا۔ اور اس قدر تکلیف تھی کہ اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا۔ روانگی کی صبح تک یہی حال تھا۔ آخر روانگی سے قبل انہوں نے ایک استرا منگوایا۔ اور استرے سے اسکو خود ہی کاٹ دیا۔ اور اوپر پٹی باندھ کر روانہ ہو گئے۔

ہر مباحثہ اور بڑے پیمانہ پر گفتگو سے قبل جب گھر سے روانہ ہوتے تو آپ کی عادت تھی کہ علیحدہ جا کر دعا کرتے۔ ایک دفعہ میں نے پوچھا کہ کیا دعا کرتے ہیں کہنے لگے دعا کرتا ہوں کہ اے خدا میں تو نالائق ہوں دیکھنا! میری نالائقی کی وجہ سے تمہارا مسیح موعود نالائق نہ ٹھہرے۔ میری مدد فرمانا اور روح القدس کو مجھ پر نازل کرنا۔

اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی کامیابی بخشی۔ اور گو آخر تک آپکی ملایو زبان درست نہیں ہوئی لیکن آپکی بات کا اثر بہت ہوتا تھا۔

جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ آپکی ملایو زبان کوئی ایسی اچھی نہ تھی لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں دوسروں سے کام لینے کا ڈھنگ بخشا ہوا تھا۔ انڈونیشین آدمیوں کو ساتھ بٹھا لیتے۔ اور مضمون لکھواتے اور انہیں سے گرامر ہی درست کروا جاتے جسکے نتیجہ پر آج بیسیوں ان کی تصانیف شائع شدہ موجود ہیں۔

واقعات بہت زیادہ ہیں۔ لیکن میں نے چند درج کر دئے ہیں۔ وہ بھی صرف اس لئے کہ احباب کو مولانا صاحب مرحوم کے لئے دعا کی تحریک ہو۔

جاوا میں مولانا صاحب کے زمانہ میں ہی ”سینار اسلام“ مجلہ شائع ہونا شروع ہوا۔ اور انہی کے زمانہ میں مرکزی جماعتیں جاکرتا۔ بوگور۔ بنڈونگ۔ گاروت۔ سینگاپرنا۔ تاسیک ملایا۔ وغیرہ قائم ہیں۔ جو ہزاروں افراد پر مشتمل ہیں۔ اور آج ان میں سے اکثر کی آنکھیں مولانا صاحب کی وفات کی وجہ سے پرنم ہیں۔

میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں انکے کام کی بڑھ چڑھ کر جزا خیر دے۔ اور ان پر اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے۔ اور پیچھے کام کرنے والوں کو ان کی طرح والہانہ خدمت احمدیت کی توفیق بخشے اللھم آمین۔

آخر میں میں ایک دفعہ پھر مولانا صاحب مرحوم کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو۔

آمین ثم آمین

جلسہ سالانہ پر کام کے لئے خواتین اپنی خدمات پیش کریں

جلسہ سالانہ بالکل قریب آگیا ہے لیکن افسوس ہے کہ بہت کم مستورات اور لڑکیوں نے کام کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنا آپ کا فرض ہے بیشک بہت سی مستورات ایسی بھی ہیں جن کے گھروں میں مہمان ٹھہرتے ہیں اور وہ مہمانخانہ یا جلسہ گاہ میں کام کرنے سے معذور ہیں لیکن گھروں میں ٹھہرنیوالے مہمانوں کی خدمت گھر کا ایک یا دو افراد بھی کر سکتے ہیں۔ باقی لڑکیاں قیام گاہ یا جلسہ گاہ میں کام کرنے کیلئے اپنے نام پیش کر سکتی ہیں ثواب کے ایسے موقعے بار بار نہیں ملتے اپنی خدمات پیش کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کر کے ثواب حاصل کریں۔ وقت بہت تنگ ہے اس اعلان کے بعد میں امید کرتی ہوں کہ مستورات اور لڑکیاں میرے پاس آکر اپنے نام لکھوائیں گی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

وصیت فارم پُر کرنے کیلئے ضروری ہدایات

باوجود دو تین مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت فارم بالعموم احتیاط سے اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے۔ اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں۔ یا تکمیل کے لئے خط وکتابت کرنی پڑتی ہے اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنیوالے وصیت لکھنے والے اور گواہ اور مصدقین ان ہدایات کو مدّنظر رکھیں۔

۱۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

۲۔ وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

۳۔ وصیت کنندہ کا اپنا پتہ مکمل ہونا چاہیئے۔ جس پر خط وکتابت کی جا سکے۔

۴۔ وصیت پر دو گواہوں کے دستخط اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ گواہ اگر قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے۔

۵۔ چندہ شرط اوّل و اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم پر نوٹ کیا جائے۔

۶۔ وصیت میں درج کردہ جائیداد کی تفصیل محل وقوع اور اندازہ قیمت کا درج ہونا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

۷۔ الف:۔ تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدہ داروں کی تصدیق ہونی چاہئیے
ب:۔ مستورات کی وصیتوں پر مقامی لجنہ اگر قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کرا دی جائے۔ ورنہ مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی تصدیق کافی ہے۔

۸۔ مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائیداد کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کر لیا ہوا ہے۔

۹۔ مہر کے حصہ وصیت کے متعلق خاوند کی تحریر شامل ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے ـــــ یا

۱۰۔ کم سے کم وصیت پر خاوند کے دستخط بطور گواہ ہونے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

۱۔ خدا تعالیٰ نے مجھے یکم دسمبر ۵۸ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے نیز نیک صالح اور والدین کے لئے باعث عزت اور قرۃ العین بنائے۔

(بشارت الرحمٰن طاہر دفتر وصیت ربوہ)

۲۔ مورخہ ۲۴ / ۱۱ / ۵۸ کو بوقت ۷ بجے میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کی عمر دراز کرے۔ نیک وصالح بنائے۔ دین کا خادم بنائے۔

(حق الداد غلام احمد مرزا چکوال)

ضروری اعلان

روزنامہ الفضل کی نئی چٹیں (پتہ جات) طبع کروائی جا رہی ہیں جن احباب نے اپنے پتوں میں کسی طرح کی تبدیلی کروانی ہو وہ براہ مہربانی ۱۰ر دسمبر ۵۸ء تک دفتر ہذا کو اطلاع دے دیں۔ تاکہ نئی چٹوں میں انکے صحیح پتہ جات طبع ہو سکیں۔

اطلاع دیتے وقت احباب اپنے پتہ جات مع خریداری نمبر خوشخط تحریر فرماویں۔

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

ہر مخلص احمدی کا کیا فرض ہے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان یکم نومبر کو انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں فرمایا تھا۔ الحمد للہ کہ احباب جماعت کو اپنے آقا و پیشوا کی اس بابرکت تحریک پر لبیک کہنے کی توفیق مل رہی ہے۔ لیکن وعدوں کی چیکنگ سے معلوم ہوا ہے کہ بعض حلقوں کی طرف سے وعدے گذشتہ سال سے کم موصول ہو رہے ہیں۔ اسی طرح کچھ حلقے ایسے ہیں کہ وہاں جماعت کے تمام افراد کو شامل نہیں کیا گیا۔ حالانکہ اس وقت دینی ضرورت اس قسم کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد خواہ وہ بچہ ہے یا جوان مرد ہے یا عورت سب کو اس تحریک میں حصہ لینا چاہیئے تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کسی خاص گروہ سے مختص نہیں۔ بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا۔ ہم اسے احمدیت واسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ وہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے۔

(خطبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے پیش نظر احباب جماعت کو بڑی فکرمندی کے ساتھ دیکھنا چاہیئے کہ آیا کوئی فرد ایسا تو نہیں جو اشاعت اسلام کے جہاد سے رہ گیا ہے۔ یا پہلے سے کم حصہ لے رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اسے تحریص و ترغیب دی جائے۔ اور اس اعلیٰ درجہ کے نیک کام میں اسے شامل کیا جائے تا تحریک جدید کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ رقم پیش کر کے حضور ایدہ اللہ سے درخواست کی جائے کہ جن علاقوں میں ابھی تک تبلیغ اسلام کا کام جاری نہیں کیا جا سکے وہاں بھی تبلیغ اسلام کر کے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں وہاں کے لوگوں کو داخل کیا جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

جلسہ سالانہ میں مہمان نوازی کیلئے والنٹیئر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ر ستمبر ۱۹۵۸ء میں فرماتے ہیں ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیئر صرف ربوہ سے ہی میسر آ سکیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے افراد میں سے ۲۵ فی صدی افراد کو والنٹیئرز کے طور پر پیش کریں۔ اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں۔ اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اللہ اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں تاکہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنیوالے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔

زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں نام دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ـــــ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرا لڑکا محمد احمد طاہر بعارضہ بخار علیل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ ذکا اللہ خاں بی اے تپوکی لاہور

(۲) خاکسار کی لڑکی بہت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

(خاکسار خواجہ عبد العزیز گرمولا ورکاں)

مارشل لاء کے لئے ضابطوں کا اعلان

مختلف طبقوں فرقوں یا مذہبی جماعتوں میں منافرت پھیلانے کی سزا دس سال قید ہوگی

ملک بھر میں گوشت کا ناغہ جمعرات اور جمعہ کو ہوا کرے گا

کراچی ۷ دسمبر مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ نے مارشل لاء کے بعض نئے ضوابط نافذ کئے ہیں ایک ضابطہ کے مطابق جمعرات اور جمعہ کو گوشت کا ناغہ ہوگا۔ اس ضابطہ کی خلاف ورزی کرنے والے کو دو سال تک کی قید سخت کی سزا دی جا سکے گی ایک اور ضابطہ کے ذریعہ سیاسی نوعیت کے جلسے کرنے جلوس نکالنے یا ایسے جلسے جلوسوں میں شرکت کرنے کی زیادہ سے زیادہ سزا سات سال قید سخت رکھی گئی ہے

مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ نے آج جو ضابطے جاری کئے ہیں۔ ان میں بعض کی تفصیل درج ذیل ہے

ضابطہ نمبر ۵۰، عورتوں کو چھیڑنا یا دق کرنا مستوجب سزا ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ سزا پانچ سال قید سخت ہوگی۔

ضابطہ نمبر ۵۱، کوئی شخص اس قسم کا کوئی پمفلٹ پوسٹر یا لٹریچر شائع۔ طبع یا تقسیم نہیں کرے گا یا اس کی طباعت۔ تشہیر یا تقسیم کا موجب بنے گا یا اپنے قبضہ میں انہیں رکھے گا جس میں حکومت کے خلاف یا مختلف طبقوں۔ فرقوں یا مذہبی جماعتوں میں عناد و نفرت کے جذبات ابھارنے کی کوشش کی گئی ہو۔ زیادہ سے زیادہ سزا دس سال قید سخت دی جائے گی

ضابطہ نمبر ۵۲ کوئی ڈرگسٹ یا کیمسٹ انسانی زندگی کے لئے ضروری ادویہ کسی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر کے نسخے کے سوا اور اس مقصد کے لئے علیحدہ رجسٹر میں متعلقہ اندراج کئے بغیر فروخت نہیں کرے گا۔

اس ضابطہ کی خلاف ورزی مستوجب سزا ہے زیادہ سے زیادہ سزا پانچ سال قید سخت ہوگی

ضابطہ نمبر ۵۳ میونسپل اور کنٹونمنٹ بورڈوں کے علاقوں میں لاؤڈ سپیکروں کا کسی شکل میں استعمال فی الفور ممنوع ہوگا مستثنیات حسب ذیل ہیں

(ا) سرکاری و مذہبی تقاریب (ب) سرکاری و مذہبی تقاریب کے سوا ایسی تقاریب جن پر لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے لئے با اختیار حاکم سے اجازت حاصل کر لی گئی ہو (ج) سرکاری و نیم سرکاری پبلک اعلانات مذکورہ خاص صورتوں میں لاؤڈ سپیکروں کی آواز کم کی جانی چاہیئے

اس ضابطہ کی خلاف ورزی مستوجب سزا ہے اور زیادہ سے زیادہ سزا ایک سال قید سخت ہوگی۔

ضابطہ نمبر ۵۴ (۱) جمعرات اور جمعہ کو گوشت کا ناغہ ہوگا۔ اس ضابطہ کی خلاف ورزی موجب سزا ہے اور زیادہ سے زیادہ سزا دو سال قید سخت ہوگی۔ ضابطہ نمبر ۵۵ کوئی شخص سیاسی نوعیت کے کسی جلسہ یا جلوس کی تنظیم و اہتمام یا ایسے کسی جلسہ و جلوس میں شرکت نہیں کرے گا۔ زیادہ سے زیادہ سزا سات سال قید سخت ہوگی۔

ضابطہ نمبر ۵۹، کوئی شخص پیمائش یا مقدار کے جعلی اوزان یا پیمانے تیار نہیں کرے گا نہ ہی اپنے قبضہ میں رکھے گا کوئی فروخت کنندہ خریدار کو اس ماپ یا وزن سے کم نہیں دے گا جو دونوں میں طے پایا ہو زیادہ سے زیادہ سزا سات سال قید سخت ہوگی

تعلیمی اداروں قومی مفاد کی سروسوں اور اداروں میں تالہ بندیوں ہڑتالوں اور ایجی ٹیشنوں کی ممانعت ہے۔ جو شخص تالہ بندی یا ہڑتال کرانے کی کوشش کرے گا اسے سزا دی جائیگی زیادہ سے زیادہ سزا دس سال قید سخت ہوگی

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کی جائے

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس	گیارھویں سروس	بارھویں سروس
از سرگودھا براستہ لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸½	۱۰	۱۰½	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور براستہ سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۷	۸½	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶	
از گوجرانوالہ براستہ سرگودھا	۵¾	۱۰½	۵¼									
از سرگودھا براستہ گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۵¼									

نوٹ:- لاہور اور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

(جنرل مینیجر)

ولادت

برادرم مسعود عبد الحمید صاحب ۵/F/۸ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلا لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ بچے کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فیض المجید تجویز فرمایا ہے۔

سردار رحمت اللہ قادیانی

دار الرحمت ربوہ

ایک نہایت ہی اہم بالشان اور معرکۃ الآراء تالیف

"شان قرآن"

مؤلفہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

اس نفیس و دیدہ زیب کتاب میں قرآن پاک کے عاشق صادق اور سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تمام دلآویز پرشکوہ تحریریں خواہ وہ عربی میں ہیں۔ یا فارسی میں یا اردو میں ہیں یا نظم و نثر کی صورت میں جو حضور پرنور نے قرآن کریم کی مدح و ثنا اور اس کے حسن و جمال اور شوکت و کمال کے اظہار میں وقتاً فوقتاً مختلف موقعوں پر اپنی مختلف کتابوں میں رقم فرمائیں۔ وہ سب کی سب بڑے سلیقہ اور احسن ترتیب کے ساتھ اس میں جمع کر دی گئی ہیں اور ساتھ ہی عربی اور فارسی کلام کا ترجمہ بھی لکھ دیا ہے۔ مزید برآں عربی اشعار اور دوسری عبارتوں پر اعراب بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والے صحیح طور پر پڑھ سکیں اور ان کے مطالب عالیہ سے بآسانی واقف و آگاہ ہو سکیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس موضوع پر یہ ایک روح پرور و ایمان افروز اور نادر و نایاب ذخیرہ جمع ہو گیا ہے۔ جو یقیناً اور کسی جگہ سے بھی نہ مل سکے گا۔

اس کتاب کے جو اس صاحب اور نہایت مؤلف و مرتب نے جہاں تک ان کے امکان میں تھا۔ بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ یہ کام سرانجام دیا ہے۔ اب دوستوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس حقائق و معارف سے لبریز۔ پرکیف اور دلنواز کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے عند اللہ و عند الناس ماجور ہوں۔

کتابت شروع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ تک یہ بلند پایہ اور گرانقدر تالیف چھپ کر مارکیٹ میں آجائے گی۔

قیمت فی جلد اڑھائی روپیہ (۲/۸/-)

ملنے کا پتہ

احمدیہ کتابستان ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴